۵۔ قبر پکی بنانا، یا اس پر کتبہ لکھوانا یا اس پر بیٹھنا سب منع ہے۔ (ترمذی)
۶۔ میت دفنانے کے بعد اس کے لیے مغفرت کی دعاء کرنی چاہیے۔ (ابوداؤد)

قبروں کی زیارت

۱۔ مردوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا مستحب اور سنت ہے۔ (مسلم)
۲۔ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (مسلم)
۳۔ قبرستان میں داخل ہوتے وقت مُردوں کو سلام کہنا چاہیے۔
"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ" (مسلم)
"مومن گھرانے کے لوگو، تم پر سلام ہو! انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم تمہارے لیے اور اپنے لیے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں"

زکوٰۃ

۱۔ "زکوٰۃ" اسلام کا تیسرا رکن ہے۔
۲۔ زکوٰۃ مدینہ منورہ میں سنہ ۲ھ میں فرض ہوئی۔
۳۔ زکوٰۃ کا معنیٰ: بڑھنا، پاکی اور برکت ہے۔
۴۔ اسلام میں زکوٰۃ اس مال کو کہتے ہیں جسے صاحبِ نصاب اپنے مال میں سے اللہ کا حق سمجھ کر فقراء و مساکین کو ادا کرتا ہے۔
۵۔ قرآنِ مجید میں ۸۲ مقامات پر زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔
۶۔ اس کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
"وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ"
(البقرۃ: ۴۳)
"اور نماز پڑھو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"
۷۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ وَتُرَدُّ اِلٰی فُقَرَائِھِمْ" (بخاری و مسلم)

"اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے وصول کی جائے گی اور ان کے فقیروں میں تقسیم کی جائے گی"

۸۔ اس حدیث میں زکوٰۃ کو صدقہ کہا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا دوسرا نام صدقہ بھی ہے۔

زکوٰۃ دینے کے فوائد

۱۔ اللہ تعالیٰ صدقہ و زکوٰۃ میں دیئے ہوئے مال کو بڑھاتا ہے:

"یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ" (البقرۃ: ۲۷۶)

"اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور زکوٰۃ کو بڑھاتا ہے"

"وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ" (الروم: ۳۹)

"اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اور اس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہو تو (وہ موجب برکت ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دوچند سہ چند کرنے والے ہیں"

۲۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا:

"ما نقص مال مّن صدقۃ" (ترمذی)

"صدقہ دینے سے مال نہیں گھٹتا"

۳۔ "الزّکاۃ قنطرۃ الاسلام"

"زکوٰۃ اسلام کا پل ہے" (بیہقی)

۴۔ "حصّنوا اموالکم بالزّکاۃ"

"اپنے مالوں کو زکوٰۃ دے کر بچاؤ" (بیہقی)

۵۔ جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

۶۔ زکوٰۃ دینے والا بخل کی بُری عادت سے بچ کر سخاوت کا عادی بن جاتا ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے وعید

جو لوگ زکاۃ فرض ہونے کے باوجود محض بخل وحبِ مال کی وجہ سے اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے، ان کو حسب ذیل عذاب ہوگا:

۱۔ ان کے مالوں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ میں تپا کر اس سے ان کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ نیز کہا جائے گا کہ "یہ ہے تمہارا مال جسے تم نے جمع کر رکھا تھا۔ اب اس کا مزہ چکھو!"

۲۔ ان مالوں کو طوق بنا کر ان کے گلے میں پہنا دیا جائے گا۔

۳۔ جس مال کی زکوٰۃ نہیں ادا کی گئی ہے، اس کو گنجا سانپ بنا کر بخیل کی گردن میں لپیٹ دیا جائے گا اور وہ اس کی دونوں جانب کن پٹی کو ڈستا رہے گا اور کہے گا میں تمہارا دنیا کا مال ہوں۔ (بخاری ومسلم)

۴۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے بارش رک جاتی ہے۔ (بیہقی)

زکوٰۃ نہ دینے والے کا حکم

۱۔ زکاۃ اسلام کا ایک رکن ہے۔ جو شخص اس کی فرضیت سے انکار کرے گا وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

جو شخص اس کی فرضیت کا اقرار کرنے کے باوجود ادا کرنے سے انکار کرے گا، وہ سزایاب ہوگا، اور مسلمانوں کے امیر کا فرض ہے کہ اس سے زبردستی زکاۃ وصول کرے۔

کن لوگوں پر زکاۃ فرض ہے؟

۱۔ اس آزاد مسلمان پر زکاۃ فرض ہے جو زکاۃ کے کسی قسم کے مال کے نصاب کا مالک ہو۔

۲۔ نصابِ زکاۃ کے لیے ضروری ہے کہ مال آدمی کی بنیادی لازمی ضرورت سے بچا ہوا ہو۔ جیسے کھانے پینے، لباس، مکان، سواری، کام کرنے کا ضروری سامان وغیرہ!

۳۔ اس بچے ہوئے مال پر ایک سال گزر چکا ہو، تب زکوٰۃ فرض ہوگی۔

۴۔ اگر کسی کا مال قرض میں پھنسا ہوا ہو اور اس کا بروقت وصول ہونا یقینی نہ ہو

تو اس مال پر زکوٰۃ اس وقت ادا کی جائے گی جب وہ وصول ہو جائے، لیکن قرض اگر ایسی جگہ ہو کہ جب بھی ضرورت پڑے وصول ہو سکتا ہو تو اس پر زکاۃ فرض ہے۔

۵۔ اگر کسی کے ذمہ قرض واجب الادا ہو اور اس کے قرض کی مقدار نصاب سے زائد ہو، یا قرض کی وجہ سے مال کی مقدار نصاب سے کم رہ جاتی ہو تو ایسی صورت میں اس پر زکاۃ فرض نہ ہو گی۔

۶۔ سونے چاندی کے زیورات اگر سونے چاندی کے مقررہ نصاب کے برابر ہوں تو ان پر ہر سال زکاۃ واجب ہے۔ اور ان کا نصاب بھی سونے چاندی کے نصاب کے مطابق ہو گا۔

زکوٰۃ کا نصاب

حسب ذیل مالوں پر زکاۃ فرض ہے :

۱۔ سونا۔ ۲۔ چاندی۔ ۳۔ کھیتی، پھل۔

۴۔ تجارتی سامان۔ ۵۔ چرنے والے جانور۔ ۶۔ کان سے نکالی ہوئی چیز۔ ۷۔ دفینۂ جاہلیت، یعنی غیر مسلموں کا دفینہ۔

کتنے مال پر کتنی زکوٰۃ فرض ہے؟

۱۔ سونے یا سونے کے زیورات کا نصاب ۸۵ گرام ہے، اس سے کم سونے یا سونے کے زیورات پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

۲۔ چاندی، ۵۹۵ گرام۔

۳۔ شرح سونے اور چاندی دونوں کے نصاب پر ڈھائی فی صد زکوٰۃ فرض ہے۔

۴۔ زمین کی پیداوار ۵ وسق یعنی ۳۰ صاع برابر ۶۵۳ کلوگرام ہے۔ اس سے کم غلے کی پیداوار پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

۵۔ شرح اگر کھیتی بارش کے پانی یا تالاب وغیرہ کے پانی سے سینچائی ہو کر ہوئی ہے تو اس پر عشر یعنی دسواں حصّہ ہے، اور جو زمین رہٹ یا ٹیوب ویل وغیرہ کے ذریعہ انسانی محنت اور خرچ سے سینچی گئی ہو اس کی پیداوار پر نصف عشر یعنی پانچواں حصّہ مقرر ہے۔

(بخاری و مسلم)

اوقاف کی آمدنی پر زکوٰۃ

۶۔ زکاۃ کی فرضیت کے لیے ذاتی ملکیت شرط ہے۔ اس لیے جو مال اور جائداد رفاہِ عام کے لیے للہ وقف ہیں، مثلاً مساجد، یتیم خانوں اور مدارس کی موقوفہ جائداد، ان کی آمدنی پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے:

"اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ ۔" (البقرۃ: ۲۵۴)

"غریبوں پر اس مال میں سے خرچ کرو جو ہم نے تم کو دیا ہے۔"

۷۔ البتہ کسی نے اپنی اولاد پر کوئی جائداد وقف کی ہو تو اس پر زکاۃ فرض ہے، حتیٰ کہ یتیموں کے مالوں پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

۸۔ حرام مالوں مثلاً فلم، سینما، سودی کاروبار، چوری، ڈکیتی، فحاشی، رشوت وغیرہ کے ذریعہ حاصل کی ہوئی آمدنی پر زکوٰۃ قبول نہیں کی جاتی، کیوں کہ یہ حرام مال ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

"اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۔" (المائدۃ: ۲۸)

"اللہ متقیوں ہی کے صدقات کو قبول کرتا ہے۔"

حدیث میں ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا ۔" (مسلم، کتاب الزکاۃ)

"اللہ پاکیزہ ہے، پاکیزہ ہی کو قبول کرتا ہے۔"

نیز ارشاد ہے:

"لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ ۔" (مسلم)

"اللہ مالِ خیانت کے صدقہ کو قبول نہیں کرتا۔"

۹۔ قرض دیئے ہوئے مال پر زکوٰۃ نہیں، نہ دینے والے پر نہ لینے والے پر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے:

"لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكٰوةٌ ۔" (المحلّٰی)

"قرض میں زکوٰۃ نہیں ہے۔"

۱۰۔ پراویڈنٹ فنڈ یا بونس کے مال پر اس وقت زکوٰۃ فرض ہوگی جب وہ قبضہ میں آئیں گے اور ان پر ایک سال گزر جائے گا۔

۱۱۔ تجارتی مالوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

" يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ " (البقرہ : ۲۶۷)

" اے ایمان والو خرچ کرو اپنی پاکیزہ کمائی میں سے، اور ان چیزوں میں سے، جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالی ہیں "

حدیث میں ہے :

" كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِمَّا نَعُدُّ لِلْبَيْعِ " (ابوداؤد)

" حضرت سمرہ بن جندب رضؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم ان مالوں کی زکوٰۃ ادا کریں جنھیں ہم تجارت کے لیے رکھتے تھے "

تجارتی مال پر زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ سال کے آخر میں اسٹاک جوڑ کر لیں دین وضع کر کے بقیہ میں ڈھائی فیصد کے لحاظ سے اس کی قیمت جوڑ کر زکوٰۃ دے دی جائے۔

۱۲۔ کمپنیوں کے حصص یا سرکاری یا نجی کمپنیوں کے بونڈ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ جب تک کہ ان کا نقد حصہ قبضہ میں نہ آجائے یا ان کمپنیوں پر مالکانہ تصرف مکمل حاصل نہ ہو جائے۔

جانوروں کی زکوٰۃ

جانوروں کی دو قسم ہے :

چرنے والے مویشی۔

پالتو مویشی۔

۱۔ زکوٰۃ چرنے والے مویشیوں پر ہے۔

۲۔ البتہ جو جانور، مثلاً اونٹ، گائے، بھینس، بکری وغیرہ فارم میں تجارتی غرض

سے پالے جاتے ہیں ان جانوروں پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۳۔ جن جانوروں کو کام میں لیا جاتا ہو مثلاً سواری، آبپاشی، باربرداری کا کام لیا جاتا ہو ان پر کسی صورت میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لَیْسَ عَلَی الْعَوَامِلِ صَدَقَۃٌ" (ابوداؤد)

"کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں"

اونٹ کی زکوٰۃ

اونٹوں کی تعداد	جتنی زکوٰۃ دینی ہے۔
۵ تا ۹ اونٹ	ایک بکری
۱۰ تا ۱۴	۲ بکریاں
۱۵ تا ۱۹	۳ بکریاں
۲۰ تا ۲۴	۴ بکریاں
۲۵ تا ۳۵	اونٹ کا ایک مادہ بچہ جو ایک سال کا پورا ہو چکا ہو۔
۳۶ تا ۴۵	اونٹ کا ایک مادہ بچہ جو دو سال کا ہوا ہو۔
۴۶ تا ۶۰	مکمل تین سال کی اونٹنی جو چوتھے سال میں داخل ہوئی ہو۔
۶۱ تا ۷۵	مکمل چار سال کی اونٹنی جو پانچویں سال میں داخل ہوئی ہو۔
۷۶ تا ۹۰	اونٹ کے دو مادہ بچے جو دو سال کے پورے ہوئے ہوں۔
۹۱ تا ۱۲۰	مکمل تین سال کی دو اونٹنیاں۔

گائے اور بھینس کی زکوٰۃ

زکوٰۃ میں گائے اور بھینس دونوں کا ایک ہی حکم ہے، دونوں کا نصاب حسب ذیل ہے:

۱۔ گائے اور بھینس میں تیس سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

۳۰ تا ۴۰	ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا۔
۴۰ تا ۶۰	ایک سال کے دو بچھڑے
۶۰ تا ۷۰	ایک دو سال کا بچھڑا اور ایک یکسالہ بچھڑا۔
۸۰ کی تعداد	دو عدد دو سالہ بچھڑا۔
۹۰	تین سالہ بچھڑا۔
۱۰۰	ایک عدد دو سالہ بچھڑا اور دو عدد دو سالہ بچھڑا
۱۱۰	دو عدد دو سالہ بچھڑا، ایک یکسالہ بچھڑا۔
۱۲۰	ایک سو بیس ہونے کی صورت میں تین دو سالہ بچھڑے یا چار ایک سالہ بچھڑے (مسند احمد)

بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ

۱ سے ۳۹ تک	زکوٰۃ فرض نہیں۔
۴۰ سے ۱۲۰ تک	ایک بکری
۱۲۱ سے ۲۰۰ تک،	دو بکریاں
۲۰۱ سے ۳۹۹ تک	تین بکریاں
۴۰۰ سے ۴۹۹	چار بکریاں
۵۰۰ سے ۵۹۹	پانچ بکریاں

اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری۔

(جاری ہے)